© rasailojaraid.com

کتاب و حکمت

اکرام اللہ ساجد

محرم الحرام کی شرعی حیثیت

"اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ـــــ الآیۃ!" (التوبۃ: ۳۶)

"بلاشبہ مہینوں کی تعداد اللہ تعالےٰ کے نزدیک بارہ [12] ہے، کتابِ الٰہی میں (یہ تعداد) اسی دن سے (مقرر ہے) کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ـــــ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔"

جیسا کہ آیۂ کریمہ میں ذکر ہوا، ہجری سال بھی عام سالوں کی طرح بارہ مہینوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے درج ذیل چار مہینوں کو اللہ تعالےٰ نے حرمت والے قرار دیا ہے:

"محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔" دینِ ابراہیمی میں ان چار مہینوں کے دوران جہاد و قتال حرام تھا، تاکہ حج کے دنوں میں امن قائم رہے اور دور و نزدیک کے لوگ حج وعمرہ کر سکیں ـــــ اور آج بھی یہی حکم ہے کہ ان کا ادب ملحوظ رکھا جائے۔ ہاں اگر کفار کی طرف سے لڑائی میں پہل ہو تو ان کا بھرپور مقابلہ کیا جانا چاہیے ـــــ یہ مفہوم اسی آیتِ کریمہ کے آئندہ الفاظ سے مترشح ہے:

"فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔" (حوالہ مذکور)

ـــــ تو ان (مہینوں) میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ اور مشرکین سے مل کر لڑو، جیسے وہ تم سے مل کر لڑتے ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ ربّ العزت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متقیوں کے ساتھ ہیں۔"

بلاشبہ تمام دن اور مہینے اللہ تعالیٰ کے ہیں، لیکن اللہ رب العزت ہی نے ان چار مہینوں کو حرمت والے قرار دیا ہے اور ان میں سے محرم کو ____ جس سے ہجری سال کی ابتداء بھی ہوتی ہے، جبکہ سن ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اہم ترین واقعہ "واقعۂ ہجرت" کی بناء پر ایک خاص اہمیت حاصل ہے ____ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بالخصوص "اللہ کا مہینہ" قرار دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

"افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم ــ الحدیث"!

(صحیح مسلم، باب فضل صوم المحرم)

کہ "رمضان کے بعد، اللہ کے مہینہ "محرم" کے روزے افضل ہیں۔"

اس حدیث میں محرم کی دو فضیلتیں مذکور ہیں:

۱۔ ماہِ محرم کو "اللہ کا مہینہ" کہا گیا۔

۲۔ رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام کے روزہ کو باقی (نفلی) روزوں سے افضل قرار دیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان فرماتے ہیں:

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشورا، فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسیٰ شکراً فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولیٰ بموسیٰ منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ" (متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزے سے پایا۔ آپؐ نے استفسار فرمایا "یہ کیا دن ہے، جس میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تم روزہ رکھتے ہو؟" انہوں نے کہا، "یہ وہ عظیم دن ہے، جس میں اللہ تعالےٰ نے موسیٰؑ اور ان کی قوم کو نجات دی، جبکہ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا —— تو موسیٰؑ نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا، چنانچہ ہم بھی روزہ رکھتے ہیں!" —— اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ہم موسیٰؑ کے، تمہاری نسبت، زیادہ حقدار ہیں" —— پھر آپؐ نے اس (دن) کا روزہ رکھا اور (امت کو بھی) یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔"

بہر حال ہمارے لیے مشروع یہی ہے کہ اس ماہ میں نفلی روزوں کا خصوصی اہتمام کریں —— باقی رہی یہ بات کہ ۶۱ھ میں اس ماہ کی دس تاریخ کو تاریخ اسلام کا وہ اندوہناک واقعہ پیش آیا، جس میں حضرت حسینؓ اور آپؓ کے ساتھی شہید کر دیئے گئے، تو یہ محض ایک اتفاق ہے، اس واقعہ کا اس ماہ کی حرمت یا فضیلت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، کیونکہ اس حادثۂ فاجعہ کے رونما ہونے سے بہت پیشتر بھی —— اسی روز سے، جبکہ زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی، اس ماہ کی حرمت و فضیلت موجود تھی —— اور اگر یہ واقعہ رونما نہ ہوتا، تو بھی اس کی حرمت، فضیلت اور اہمیت بہر حال قائم اور ثابت تھی۔

اعتقادات میں ہے سب سے مقدم توحید
آج اس وصف کو ڈھونڈیں تو کہیں نام نہیں
کون ہے شائبۂ شرک سے خالی اس وقت؟
کون ہے جس پہ فریبِ ہوسِ خام نہیں؟
آستانوں کی زیارت کے لیے شدِّ رحال
اس میں کیا شانِ پرستاریٔ اصنام نہیں؟

(شبلی نعمانی)

© rasailojaraid.com